ختم قادریہ پڑھنا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-576

تاریخ اجراء: 27ربیع الآخر1446ھ/31اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گیارہویں شریف میں جو ختمِ قادریہ کے پرچے پڑھے جاتے ہیں، تو کیا ان پرچوں کا پڑھنا جائز ہے اور اس میں فارسی اشعار بھی ہوتے ہیں، تو ان کے پڑھنے کے متعلق حکم کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ختم قادریہ کے پرچے بشمول فارسی اشعار کے پڑھنا شرعاًبالکل جائز ہے، اس میں کوئی ممانعت والی بات نہیں ہے، کیونکہ اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے عظام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مشکلات حل کرنے کی التجا کی جاتی ہے، اور بلاشک وشبہ اللہ عزوجل کے نیک بندوں کا ان کی حیاتِ ظاہری میں اور اُن کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرنا، شرعاً جائز و مستحسن اور قرآن وحدیث سے ثابت عمل ہے، مقبولانِ بارگاہ کا وسیلہ مشکلات کے حل، مصائب و آلام سے چھٹکارے، دعاؤں کی قبولیت اور دینی و دُنیوی بھلائیوں کے حُصول کا آسان ذریعہ ہے۔ مزید اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین علیہم الرضوان اور سیدنا غوث اعظم عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو "یا" کہہ کر پکارا جاتا ہے اور اِنہیں اللہ عزوجل کی عطا سے مدد کرنے پر قادر سمجھ کر اِن سے مدد مانگی جاتی ہے اور یہ بھی شرعاً جائز ہے، جس کا ثبوت خود قرآن وحدیث میں موجود ہے۔

اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ تلاش کرنے سے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔" (القرآن، پارہ6، سورۃ المائدہ: 35)

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کی تفسیر میں ہے:"یادرکھئے! رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے نیک بندوں کو وسیلہ بنانا، ان کے وسیلے سے دعائیں کرنا، ان کے توَسُّل سے بارگاہِ ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ میں اپنی جائز حاجات کی تکمیل کے لیے اِلتجائیں کرنا نہ صرف جائز، بلکہ صحابہ ٔکرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کا طریقہ رہا ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد2، صفحہ 475،476، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

یہودی اللہ عزوجل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے آپ کے وسیلہ سے دعامانگا کرتے اور کفار پر فتح حاصل کرتے تھے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ یَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا﴾ ترجمۂ کنز العرفان:"اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے۔" (القرآن، پارہ1، سورۃ البقرۃ:89)

مستدرک للحاکم کی حدیث پاک ہے:"عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: لما اقترف آدم الخطیئة قال: یا رب أسألك بحق محمد لما غفرت لی، فقال اللہ: یا آدم، و کیف عرفت محمدا ولم أخلقه؟ قال: یا رب، لأنك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا إله إلا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت أنك لم تضف إلی اسمك إلا أحب الخلق إلیك، فقال اللہ: صدقت یا آدم، إنه لأحب الخلق إلی ادعنی بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك" ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی، تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے میرے رب! میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعامانگتا ہوں، تو مجھے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسے پہچانا؟ حالانکہ ان کو تو میں نے ابھی پیدا ہی نہیں کیا، آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تو نے جب مجھے اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا اور میرے اندر اپنی روح پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا، تو میں نے عرش کے پائے پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ لکھا ہوا دیکھا، تو میں نے جان لیا کہ تو نے جس کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہوا ہے، وہ تمام مخلوقات میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا، واقعی وہ مجھے تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہے، تو نے اس کے واسطے سے مجھ سے دعا کی، تو میں نے تجھے معاف کر دیا ہے اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، جلد2، صفحہ672، رقم الحدیث 4228، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنے اور مدد مانگنے سے متعلق قرآن مجید میں ہے: ﴿قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میرے مدد گار ہیں؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے (دین کے) مدد گار ہیں۔" (القرآن، پارہ 3، سورہ آل عمران: 52)

اللہ عزوجل کی عطا سے غیر اللہ کے مدد گار ہونے سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوۡلٰىہُ وَ جِبۡرِیۡلُ وَ صَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ بَعۡدَ ذٰلِکَ ظَہِیۡرٌ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "بیشک اللہ خود ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد گار ہیں۔" (القرآن، پارہ 28، سورۃ التحریم: 4)

خود نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے ایک نابینا صحابی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے نماز پڑھ کر ایک دعا کرنے کی تعلیم فرمائی، جس میں حضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **کو ندا کرنے اور آپ سے مدد طلب کرنے کی صراحت موجود ہے،** چنانچہ سنن ابن ماجہ کی حدیث مبارک ہے: "عن عثمان بن حنیف، أن رجلا ضریر البصر أتى النبی صلى الله علیه وسلم فقال: ادع الله لی أن یعافینی فقال: إن شئت أخرت لك وهو خیر، وإن شئت دعوت» فقال: ادعه، فأمره أن یتوضأ فیحسن وضوءه، ویصلی رکعتین، ویدعو بهذا الدعاء: «اللهم إنی أسألك، وأتوجه إلیك بمحمد نبی الرحمة، یا محمد إنی قد توجهت بك إلى ربی فی حاجتی هذه لتقضى، اللهم فشفعه فی" ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ میری تکلیف کو دور کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر، اور وہ بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں، اس نے عرض کیا: آپ دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے اور ان الفاظ سے دعا کرے "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمۃ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ آپ یہ حاجت میرے لیے پوری فرما دیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ (سنن ابن ماجہ، جلد 1، صفحہ 441، رقم الحدیث: 1385، دار إحیاء الکتب العربیہ)

اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوبین بحکم پروردگار دافع بلاء اور صاحب عطاہیں اور حاجتوں میں انہیں پکارنا، جائز ہے، کیونکہ یہ دعا قیامت تک کے مسلمان پڑھ سکتے ہیں اور اس میں حضور علیہ السلام کو پکارا بھی گیا ہے اور حضور علیہ السلام کا وسیلہ بھی لیا گیا ہے۔(مرآۃ المناجیح، جلد4، صفحہ79، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”سیدی جمال بن عبد اللہ بن عمر مکی اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں: ”سئلت ممن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ أو یا علی أو یا شیخ عبد القادر مثلاً ھل ھو جائز شرعاً أم لا؟ اجبت نعم الاستغاثۃ بالاولیاء و ندائوھم و التوسل بھم امر مشروع وشیئ مرغوب لا ینکرہ الا مکابر أو معاند وقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام“ یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر، مثلاً: آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں اولیاء سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسّل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحبِ عناد، اور بے شک وہ اولیائے کرام کی برکت سے محروم ہے۔

حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ و من نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت لہ“ (ترجمہ:) جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے، وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے، وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے توسل کرے، وہ حاجت پوری ہو۔“ (فتاوی رضویہ، جلد29، صفحہ556، 554، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم